منہج تخریج حدیث

تحریر ڈاکٹر افتخار احمد
اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

AN INTRODUCTION

Islamic law is the knowledge, which has been revealed by almighty Allah. It has two basic sources one is the Holy Qur'an and the other is the Hadith (practice of the Prophet (PBUH). The Qur'anic injunctions are brief and some times it needs explanation. Explanation of those injunctions is the duty of the Prophet. The Prophet (PBUH) used to explain the Qur'an whenever he felt he felt necessary and some times through the questions of his companions, i.e. sahaba (R.A). In early century when the compilation of the ahadith was being made the muhadithin used to write matan (text of the hadith) along with the sand (chain of the narration) of the hadith. As a result of their efforts and interest of the society

the knowledge of the ahadith became so popular and the people so aware of the saying of the Prophet (PBUH). The procedure of quoting the sanad and matan together was changed by some of the muhaddithin started writing ahadith without isnad. The same procedure of quoting ahadith without isnad was also adopted in other subjects. Now new scholars of the time face difficulty in determining the authenticity of a hadith when ever see a hadith without in sanad. This problem has been solved through takhrij -e- hadith by the muhadithin to determine the authenticity of that particular hadith. They have introduced five methods for the search of a hadith and by using those methods a scholar can easily find the required hadith. This article contains one out of those five methods along with its necessary references for the benefit of the researchers.

اسلامی قانون کے دو بنیادی ماخذ ہیں، ایک اللہ تعالی کی آخری کتاب قرآن مجید۔ اور دوسرا رسول اکرم ﷺ کی حدیث۔ قرآن مجید میں بیسیوں احکام مجمل ہیں اور اللہ تعالی نے خود قرآن مجید میں ان مجمل احکام کے بیان وتفسیر کا پہلا حق رسول اکرم ﷺ کو دیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے بعض اوقات از خود اور بعض اوقات صحابہ کرام کے استفسار پر مجمل احکام کی تشریح کا فریضہ سرانجام دیا۔

جب تدوین حدیث کا باضابطہ آغاز ہوا تو متقدمین نے جہاں بھی حضور اکرم ﷺ کی احادیث سے استشھاد کیا وہاں ان کو مع اسناد ذکر کیا یہ کام ہمیں تفسیر وحدیث کی ضابطہ کتب میں نظر آتا ہے۔

اس کے بعد جب علوم کی تقسیم ہوئی اور ہر علم ایک مستقل حیثیت اختیار کر گیا، اور اس فن کے ماہرین نے اپنی تالیفات میں احادیث سے استدلال برابر جاری رکھا، لیکن انہوں نے اپنی کتب میں پوری حدیث ذکر کرنے کے بجائے بعض اوقات حدیث کا کوئی جملہ یا کوئی خاص حصہ یا بعض اوقات حدیث بغیر سند کے ذکر کردی۔ یہ طریقہ ہمیں عقائد، تفسیر، احکام القرآن، حدیث " مختصر مجموعوں " اصول فقہ، فقہ، تصوف اور تاریخ میں ملتا ہے، اور اب متاخرین کی کتب میں تو اس کی اور بھی کثرت ہے۔ اب اگر کوئی آدمی کسی کتاب میں درج حدیث کا درجہ وحیثیت معلوم کرنا چاہے، نیز یہ کہ حدیث کس کتاب میں ہے تو اس کے لئے بڑی مشکل تھی۔ اور اس مشکل کا احساس علماء کو پہلے ہی ہو گیا تھا۔ اس لیے انہوں نے متعدد کتب میں درج شدہ احادیث کی تخریج کی، اور اگر کہیں ضرورت محسوس ہوئی تو اس حدیث کا صحت وسقم کے اعتبار سے درجہ بھی متعین کیا۔

اس وقت حدیث کی بلامبالغہ سینکڑوں کتب موجود ہیں اور علماء نے ان کتب سے حدیث تلاش کرنے کے پانچ اسالیب ومناہج (طریقوں) کا ذکر کیا ہے۔اور وہ اسالیب درج ذیل ہیں:

۱۔ حدیث کے راوی (صحابی) کا نام معلوم ہو۔

۲۔ متن حدیث کا پہلا لفظ معلوم ہو۔

۳۔ متن حدیث کا مشہور لفظ معلوم ہو۔

۴۔ مطلوبہ حدیث کا موضوع معلوم ہو۔

۵۔ حدیث کے متن اور سند کے اعتبار سے (اس) حدیث کے خاص مفہوم کو مد نظر رکھتے ہوئے حدیث تلاش کی جاسکتی ہے، اس مقالے میں راقم نے منہج تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے چوتھے طریقے) کا ذکر کیا ہے۔ نیز یہ کہ اس سلسلے میں کن کن کتب حدیث کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے؟۔

حدیث کواس کے موضوع ومضمون کا تعین کر کے تلاش کیا جائے:

۱۔اس طریقے کی طرف کب رجوع کیا جائے؟

اگر کوئی محقق حدیث تلاش کرنا چاہیئے تو اسے سب سے پہلے اس حدیث کا موضوع متعین کرنا چاہیئے اور موضوع کی تعیین علمی ذوق اور تجربے کی مناسبت سے ہی ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ بعض اوقات ایک حدیث ایک سے زائد موضوعات سے متعلق ہوتی ہے، اس لئے

ہر شخص ہر حدیث کا موضوع آسانی سے متعین نہیں کرسکتا، اور خاص طور اس وقت یہ دقت اور بڑھ جاتی ہے جب بعض احادیث کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ اس حدیث کا خاص موضوع کیا ہے؟ بہر حال ان سب مشکلات کے باوجود بوقت ضرورت اس طریقے کو حدیث کی تلاش کے سلسلے میں استعمال کیا جاتا ہے، اور دوسرے طریقے کی عدم موجودگی میں یہ طریقہ سب سے آسان ہے۔

۲۔ یہ طریقہ کب استعمال کیا جائے؟

ایسی نئی کتب حدیث جو فقہی ابواب اور موضوعات پر مرتب کی گئی ہیں، ان کتب سے حدیث تلاش کرنے کے وقت مذکورہ بالا طریقے سے استفادہ کیا جائے گا، ایسی کتب کی تعداد تو بہت زیادہ ہے، ہم ان کتب کو تین اقسام پر تقسیم کرسکتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

ا۔ ایسی کتب جو دین کے تمام ابواب وموضوعات پر مشتمل ہوں۔ ان کی متعدد اقسام ہیں، ان میں مشہور درج ذیل ہیں:

١۔ الجوامع ٢۔ المستخرجات والمستدركات على الجوامع۔
٣۔ المجامع ٤۔ الزوائد ٥۔ مفتاح كنوز السنه

۲۔ ایسی کتب حدیث جو دین کے اکثر ابواب وموضوعات پر مشتمل ہوں، انکی بھی متعدد انواع ہیں، ان میں سے مشہور درج ذیل ہیں:

١۔ السنن ٢۔المصنفات ٣۔ الموطات

٤۔المستخرجات علی السنن

۳۔ایسی کتب حدیث جوابواب دین میں سے کسی خاص موضوع پر مشتمل ہوں اس کی متعدد انواع ہیں،ان میں درج ذیل زیادہ مشہور ہیں:

ا۔الاجزاء	۲۔الترغیب والترھیب	۳۔الزھد
۴۔الفضائل	۵۔الآداب	٦۔الاخلاق
۷۔خاص موضوعات جیسے اخلاص وغیرہ	۸۔کسی دوسرے فن میں لکھی گئی کتاب جیسے تفسیر،تاریخ وغیرہ	۹۔کتب تخریج

۱۰۔کتب حدیث کی شروح وتعلیقات

ا۔ایسی کتب حدیث جودین کے تمام ابواب وموضوعات پر مشتمل ہیں:

اس قسم کی کتب سے وہ کتب حدیث مراد ہیں جن کو ان کے مؤلفین نے فقہی ابواب کے مطابق مرتب کیا ہو، اور وہ کتب تمام موضوعات دین پر مشتمل ہوں ۔مثلا: ان میں ایمان،طہارت،عبادات،معاملات،نکاح،تاریخ،سیر،مناقب،تفسیر،آداب،مواعظ، قیامت کے حالات، جنت وجہنم کا ذکر، مستقبل کے فتنوں کا تذکرہ اور علامات وغیرہ سب

ان میں مذکور ہوں۔

ا۔اس قسم کی کتب حدیث کے کئی نام ہیں،ان میں سے زیادہ مشہور درج ذیل ہیں:

١۔ الجوامع ٢۔ المستخرجات على الجوامع ٣۔المستدركات على الجوامع

٤۔المجاميع ٥۔ الزوائد ٦۔ مفتاح كنوز السنه

اب ہم ان کتب حدیث میں سے ہر ایک کی تعریف، کتب اور ان کا طریقہ ذکر کرتے ہیں:

ا۔الجوامع:

الجوامع جامع کی جمع ہے اور ''جامع'' محدثین کی اصطلاح میں حدیث کی ہر اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں وہ تمام احادیث مذکور ہوں، جن کی ایک مسلمان کو ضرورت پیش آتی ہے، مثلاً عقائد، احکام، کھانے پینے کے آداب، سفر کے آداب، تفسیر، تاریخ، سیر، فتن، فضائل وغیرہ (جن کا ذکر پہلے بھی گزرا ہے) جوامع کی مشہور کتب درج ذیل ہیں:

ا۔ جامع الاصول من احاديث الرسول ،ابن الاثیر(٦٠٦ھ) ا۔
اس کا اختصار وجیہ الدین عبدالرحمٰن علی بن محمد بن عمر الربیع (٩٥٠ھ) ٢۔

۲۔ تیسیر الوصول الی جامع الاصول یہ کتاب دوجلدوں میں ہے۳۔
ایک اختصار شرف الدین ابوالقاسم ھبۃ اللہ الشافعی نے کیا ہے،(۷۳۸ھ)۴۔

۳۔ اور اس کا نام "تجرید جامع الاصول من احادیث الرسول" ہے۔

۴۔ جامع الجوامع السبعة : صحيحين سنن اربعه ، دارمی، ابوعبدالله (محمد بن عتيق) بن على التجيبى الغرناطى (٦٤٦هـ) ۵۔

۵۔ الجمع بين الاصول الستة ومسانيد (احمد ، البزار ، وابی یعلی، والمعجم الكبير) عماد الدين ابى الفداء اسماعيل بن عمر ابن كثير (٧٧٤ هـ)٦،اس کا پورا نام: "جامع المسانيد والسنن الهادى لاقوم السنن"۷۔

۶۔ جامع المسانید ابوالفرج ابن الجوزی ۸ اس میں صحیحین ، مسند احمد ، ترمذی، (یہ بھی مسانید کی ترتیب پر ہے)۹۔

۷۔ جامع المسانید۱۰جلال الدین السیوطی۱۱۔

۸۔ جامع ابو عبداللہ سفیان بن سعید بن مسروق (م۱۶۱ھ)۱۲۔

۹۔ جامع المسانيد :امام ابی المويد محمد بن محمود الخوارزمی (۳۳۶ھ) ۱۳۔

اس میں پندرہ مسانید کا تذکرہ ہے جن کو درج ذیل ائمہ نے جمع کیا ہے:۔

۱۔ مسند ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب ابن الحارث (۲۵۸۔۳۴۰ھ) بن خلیل الکلا بازی الحارثی ۱۴۔

۲۔ حافظ ابو القاسم طلحۃ بن محمدبن جعفر الشاھد العدل (۱۵)۔

۳۔ ابو الحسین محمد بن المظفر بن ھرسی بن عیسی (م۳۷۹ھ) ۱۶۔

۴۔ ابو نعیم احمد بن عبداللہ احمد اصفھانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ) ۱۷۔

۵۔ ابوبکر محمد بن عبدالباقی ابن محمد الانصاری البغدادی الحنبلی (۴۴۳۔۵۳۰ھ) ۱۸۔

۶۔ حافظ ابو احمد بن عبداللہ بن عدی الجرجانی (۲۷۷۔۳۶۵ھ) ۱۹۔

۷۔ امام حسن بن زیاد اللؤلؤی (۱۱۶۔۲۰۴ھ) ۲۰۔

۸۔ حافظ عمر بن الحسن الاشنانی (م۳۳۹ھ) ۲۱۔

۹۔ امام ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی الکلاعی ۲۲۔

۱۰۔ حافظ ابوعبداللہ محمد بن الحسین بن محمد ابن خسرو البلخی ۲۳۔

۱۱۔ امام ابویوسف القاضی یعقوب بن ابراھیم (م۱۸۲ھ) ۲۴۔

۱۲۔ امام محمد بن الحسن الشیبانی (۲۵،۱۳۱،۱۸۹) ۲۵۔

۱۳۔ امام حماد بن ابی حنیفہ (۱۷۶ھ) ۲۶۔

۱۴۔ امام محمد بن الحسن (۱۳۱۔۱۸۹ھ) ۲۷۔

۱۵۔ امام حافظ ابو القاسم عبداللہ بن محمد ابن ابی العوام ۲۸۔

یہ کتاب المکتبۃ الاسلامیہ، سمندری فیصل آباد سے دو جلدوں میں شائع ہو گئی ہے۔ اب ہم "الجامع الصحیح للبخاری" کا تعارف کرا رہے ہیں تا کہ جوامع کی مزید وضاحت ہو سکے۔

الجامع الصحیح للبخاریؒ:

امام محمد بن اسماعیل البخاری (۱۹۴۔۲۵۶ھ) ۲۹۔ نے اپنی اس کتاب کا پورا نام یہ رکھا تھا "الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننه وایامه"۔

امام بخاری نے اسے فقہی ابواب کے مطابق مرتب کیا ہے۔ لیکن آغاز "کتاب بدء الوحی" سے کیا، پھر "کتاب الایمان" اس کے بعد "کتاب العلم" وعبادت وطہارت وغیرہ ذکر کئے ہیں اور اختتام "کتاب التوحید" پر کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی اس صحیح میں مجموعی طور پر (۹۷) ستانوے کتب کے عنوانات ذکر کئے ہیں۔ ہر کتاب کے ذیل میں متعدد ابواب ذکر کئے ہیں، اور ہر باب میں متعدد احادیث ہیں۔

اب ہم ذیل میں صحیح بخاری میں مذکور عنوان کی فہرست دے رہے ہیں تا کہ محقق کو یہ

اندازہ ہوسکے کہ جوامع کس طرح دین کے موضوعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ یہ عنوانات امام بخاری نے خود ذکر کئے ہیں۔

نمبر شمار	کتاب کا نام	نمبر شمار	کتاب کا نام
۱۔	بدء الوحی ۔	۲۔	الایمان۔
۳۔	العلم۔	٤۔	الوضوء۔
٥۔	الغسل۔	٦۔	الحیض۔
۷۔	التیمم۔	۸۔	الصلاۃ۔
۹۔	مواقیت الصلاۃ۔	۱۰۔	الاذان۔
۱۱۔	الجمعة۔	۱۲۔	الخوف۔
۱۳۔	العیدین۔	۱٤۔	الوتر۔
۱٥۔	الاستسقاء۔	۱٦۔	الکسوف۔
۱۷۔	سجودالقران۔	۱۸۔	تقصیر الصلاۃ۔
۱۹۔	التهجد۔	۲۰۔	الصلاۃ فی مسجد مکة والمدینة۔
۲۱۔	العمل فی الصلاۃ ۔	۲۲۔	السهو۔
۲۳۔	الجنائز۔	۲٤۔	الزکاۃ۔

٢٥-	الحج.	٢٦-	العمرة..
٢٧-	المعتمر.	٢٨-	جزاء الصيد.
٢٩-	فضائل المدينة.	٣٠-	الصوم.
٣١-	صلاة التراويح.	٣٢-	فضل ليلة القدر.
٣٣-	الاعتكاف.	٣٤-	البيوع.
٣٥-	السلم.	٣٦-	الشفعة.
٣٧-	الاجازة.	٣٨-	الحوالات.
٣٩-	الكفالة.	٤٠-	الوكالة.
٤١-	الشرب والمساقاة.	٤٢-	الاستقراض واداء الديون.
٤٣-	الخصومات.	٤٤-	اللقطة والمساقاة.
٤٥-	المظالم والغصب.	٤٦-	الشركة.
٤٧-	الرهن.	٤٨-	العتق والغصب.
٤٩-	المكاتب.	٥٠-	الهبة.
٥١-	الشهادات.	٥٢-	الصلح.
٥٣-	الشروط.	٥٤-	الوصايا.
٥٥-	الجهاد والسير.	٥٦-	فرض الخمس .

۵۷۔	الجزیة۔	۵۸۔	بدء الخلق۔
۵۹۔	الانبیاءْ۔	٦۰۔	المناقب۔
٦۱۔	فضائل اصحاب النبی ﷺ۔	٦۲۔	مناقب الانصار۔
٦۳۔	المغازی۔	٦٤۔	تفسیر القرآن۔
٦۵۔	فضائل القرآن۔	٦٦۔	النکاح۔
٦۷۔	الطلاق۔	٦۸۔	النفقات۔
٦۹۔	الاطعمة۔	۷۰۔	العقیقة۔
۷۱۔	الذبائح والصید۔	۷۲۔	الاضاحی۔
۷۳۔	الاشربة۔	۷٤۔	المرضی۔
۷۵۔	الطب۔	۷٦۔	اللباس۔
۷۷۔	الادب۔	۷۸۔	الاستئذان ۔
۷۹۔	الدعوات۔	۸۰۔	الرقاق۔
۸۱۔	القدر۔	۸۲۔	الایمان والنذور۔
۸۳۔	الکفارات۔	۸٤۔	الفرائض۔
۸۵۔	الحدود۔	۸٦۔	الدیات۔

۸۷۔	استتابة المرتدين ۔	۸۸۔	الاكراه۔
۸۹۔	الحيل۔	۹۰۔	تعبير الرؤيا۔
۹۱۔	الفتن۔	۹۲۔	الاحكام۔
۹۳۔	التمني ۔	۹۴۔	اخبار الآحاد۔
۹۵۔	الاعتصام بالكتاب والسنة ۔	۹۶۔	التوحيد۔

۲۔ المستخرجات على الجوامع:

مستخرج کا معنی:

مستخرجات ''مستخرج'' کا جمع ہے۔محدثین کے نزدیک مستخرج حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں کہ اس کا مؤلف حدیث کی کسی کتاب کی احادیث کو اپنی سند کے ساتھ ذکر کرے۔ لیکن وہ دوسرے مؤلف کے ساتھ اس کے استاد یا اس سے اوپر کسی راوی میں مل جائے خواہ یہ اتفاق صحابی میں ہی ہوں، اس سلسلے میں صرف اتنی شرط ہے کہ یہ نئی مسند پہلے سے اتنی مختلف نہ ہو کہ سرے سے سند ہی مفقود ہو جائے۔ الا یہ کہ ایسا کسی مجبوری کی وجہ سے ہو مثلاً علو سند یا کوئی اور اہم بات پیش آجائے۔ بعض اوقات یہ نیا آدمی (مستخرج) کسی حدیث کو چھوڑ دیتا ہے کیونکہ وہ اس کی سند سے متفق نہ ہوتا اور بعض اوقات وہ اصل کتاب والی سند ہی کو ذکر کرتا ہے۔

مستخرج کے مؤلف کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اصل کتاب کے ترتیب کے موافق ہی اپنی کتاب کی ترتیب کو رکھے کیونکہ مستخرجات علی الجوامع کا موضوع بھی دراصل جوامع کا موضوع

ہی ہوتا ہے، حتی کہ اس کی ترتیب اور موضوعات کی تعداد بھی ایک جتنی ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ مستخرجات سے حدیث تلاش کرنے کا وہی طریقہ ہے جو خود جوامع سے حدیث تلاش کرنے کا ہے۔

ڈاکٹر محمود الطحان فرماتے ہیں کہ مستخرجات علی الجوامع اور ہیں اور مستخرجات علی غیر الجوامع اور ہیں۔ مؤخر الذکر کی مثال: مستخرج قاسم بن اسبغ علی سنن ابی داؤد اور مستخرج ابی نعیم الاصفهانی علی کتاب التوحید لابن خزیمه ہے۔

مستخرج کی مشہور کتب:

۱۔ مستخرج علی الصحیحین ابوبکر احمد بن ابراهیم بن اسماعیل الجرجانی (۲۷۷۔۳۷۱ھ)۳۰۔

۲۔ مستخرج الغطریفی: ابو احمد محمد بن ابی حامد احمد بن الحسین بن قاسم الغطریف (م۳۷۷ھ)۳۱۔

۳۔ مستخر ج ابن ابی ذهل: ابو عبدالله محمد بن عباس ابن احمد بن محمد بن عصیم (ابن ابی ذهل (م۳۷۸ھ)۳۲۔

۴۔ مستخرج ابن مردویه (الکبیر) : ابوبکر احمد بن موسی الاصفهان (م۴۱۶ھ)۳۳۔

۵۔ مستخرج الاسفراييني : ابوعوانه يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن يزيد النيسابوری الشافعی (۲۳۰م۔۳۱۶ھ)۳۴۔

۶۔ مستخرج القرطبی : ابو محمد قاسم بن اصبغ البيانی (م ۲۷۶ھ)۳۵۔

۷۔ مستخرج الحيری : ابو جعفر احمد بن حمدان بن علی بن عبدالله بن سنان (۲۱۰م۔۳۱۱ھ)۳۶۔

۸۔ مستخرج النيسابوری : ابو بكر محمد بن محمد الاسفراييني (م۲۸۶ھ)۳۷۔

۹۔ مستخرج الشيبانی : ابوبكر محمد بن عبدالله بن محمد بن زكريا النيسابوری الجوزقی (۳۰۰م۔۳۸۸ھ)۳۸۔

۳۔ المستدركات على الجوامع :

مستدرک کا معنی: مستدرک ہر ایسی کتاب کو کہا جاتا ہے کہ جس میں اس کے مؤلف نے کسی اور کتاب کی شرائط کے مطابق متروکہ احادیث کو جمع کیا گیا ہو، جیسے: ''المستدرك على الصحيين'' جسے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد الحاکم (۳۲۱۔۴۰۵ھ)۳۹۔ نے تالیف کیا ہے۔

مستدرک کی ترتیب:

حاکم نے اپنی مستدرک کو فقہی ابواب پر مرتب کیا ہے، اور اس سلسلے میں بخاری و مسلم کی ترتیب کی اتباع کی ہے، جوانہوں نے اپنی صحیحین کو مرتب کرتے وقت اختیار کی ہے۔

حاکم نے اپنی مستدرک میں تین قسم کی احادیث ذکر کی ہیں:

۱۔ ایسی صحیح احادیث جو شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط کے مطابق ہوں لیکن انہوں نے ان احادیث کو ذکر نہ کیا ہو۔

۲۔ ایسی احادیث جو ''صحیح الاسناد'' ہونے کی وجہ سے حاکم کے نزدیک صحیح خیال کی جاتی ہیں، اگرچہ وہ شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط کے موافق نہ ہوں۔

۳۔ ایسی احادیث جو حاکم کے نزدیک صحیح نہیں تھی لیکن ان کا ذکر صرف ان کی عدم صحت پر تنبیہ کے لئے کیا ہے۔ ڈاکٹر محمود الطحان کے بقول حاکم احادیث پر صحت کا حکم لگانے میں خاصے متساہل واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے جن حدیثوں پر انہوں نے صحت کا حکم لگایا ہے وہ مزید تحقیق کی محتاج ہیں۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے علامہ ذھبی نے حاکم کی تصحیح شدہ احادیث کا کھوج لگا کر بعض کے بارے میں حاکم کی تصحیح کو برقرار رکھا ہے اور بعض کے بارے میں حاکم کی مخالفت کی ہے اور کچھ سے سکوت اختیار کیا ہے۔

ڈاکٹر طحان صاحب نے مزید ذکر کیا ہے کہ ان کے ایک دوست ڈاکٹر محمد الیسرہ ایک طویل عرصے سے ان احادیث پر تحقیق کر رہے ہیں جن کے بارے میں حافظ ذھبی نے سکوت اختیار کیا ہے، نیز وہ متعدد نسخوں کی مدد سے خود مستدرک حاکم کی تحقیق بھی کر رہے ہیں۔ یہ کتاب ہندوستان سے چار ضخیم جلدوں میں شائع ہو چکی ہے، اس پر ''تلخیص المستدرك'' کے نام سے حافظ ذھبی کی تعلیقات بھی ہیں۔

۲۔ المستدرك على الصحيحين ابو الحسن على بن عمر بن احمد بن مهدى الدارقطنى (۶۔۳۰۵م۔۳۸۵ھ)[۴۰] اس میں دارقطنی نے وہ احادیث جمع کی ہیں جو بخاری ومسلم کی شرائط کے مطابق تھیں لیکن انہوں نے ان کو ذکر نہیں کیا تھا، یہ کتاب ایک جلد میں مسانید کے مطابق ترتیب دی گئی ہے۔

۳۔ المستدرك على الصحيحين ابو زر عبدابن احمد بن محمد بن عبدالله بن عفير الانصارى الهروى (م۴۳۴ھ)[۴۱]، یہ کتاب ان احادیث پر مشتمل ہے جو دارقطنی سے رہ گئی تھی۔ اور شیخین کی شرائط کے مطابق تھیں یہ کتاب ایک جلد میں ہے۔

۴۔ المجامیع:

المجامیع ''مجمع'' کی جمع ہے اور مجمع سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں اس کے مؤلف نے دوسرے مؤلفین کی کتابوں کی احادیث کو ان کے اصل ترتیب کے مطابق جمع کیا ہو۔

مجامیع کی کتابیں:

۱۔ الجمع بين الصحيحين : الحسن بن محمد الصاغانى (۶۵۰ھ) اس کا پورا نام ''مشارق الانوار النبوية من صحاح الاخبار المصطفوية'' ہے[۴۲]۔

۲۔ الجمع بين الصحيحين : ابوعبدالله محمد بن فتوح الحميدى (۴۲۰۔۴۸۸ھ)[۴۳]۔

۳۔ الجمع بین الاصول الستة : ابو الحسن زرین بن معاویه الاندلسی (۵۳۵ھ)۔

اس کتاب کا نام "التجرید للصحاح والسنن" ہے[۴۴] (اس میں صحیحین موطا امام مالک، سنن الترمذی، ابو داؤد اور نسائی شامل ہیں)۔

۴۔ الجمع بین الصحیحین ٤٥ : ضیاء الدین عمر بن بدر الموصلی (م۶۲۲ھ)۔

۵۔ الجمع بین الاصول الستة ابو السعادات المعروف بابن الاثیر (۶۰۶ھ)[۴۶]۔

۶۔ جمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد محمد بن محمد بن سلیمان المغربی ۱۰۹۴ھ) یہ کتاب حدیث کی چودہ کتابوں کی احادیث پر مشتمل ہے جو یہ ہیں:

١۔ صحیح بخاری ٢۔صحیح مسلم ٣۔ موطا امام مالك ٤۔٧ سنن اربعه

٨۔مسند الدارمی ٩۔مسند احمد ١٠۔مسند ابی یعلی ١١۔مسند البزار

١٢۔١٤۔ طبرانی کی تینوں معاجم ٤٨

۵۔ الزوائد :

زوائد سے مراد: ایسی کتابیں ہیں جن کے مولفین نے ایسی حدیثیں جمع کی ہوں جو حدیث کی کسی خاص کتاب کے اندر حدیث کی دوسری کتاب سے زائد ہوں۔ مثلاً زوائد ابن ماجہ علی الاصول الخمسۃ سے مراد ایسی کتاب ہوگی جو صرف ان احادیث پر مشتمل ہو جن کو ابن ماجہ نے ذکر کیا ہو۔ باقی کتب خمسہ (صحاح ستہ میں سے) کے مؤلفین نے ان کو ذکر نہ کیا ہو۔ باقی جن احادیث کو سب نے ذکر کیا ہے ان کو زوائد میں ذکر نہیں کیا جاتا۔

زوائد کی مشہور کتب:

۱۔ زوائد ابن ماجه : ابو العباس شهاب الدين احمد بن محمد ابی بكر بن عبدالرحمن بن اسماعیل الكنانی صبری القاهری الشافعی (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۴۹۔ یہ کتاب ان زائد کتب پر مشتمل ہے جو سنن ابن ماجہ میں صحاح ستہ کی باقی پانچ کتب سے زائد ہیں۵۰۔

۲۔ فوائد المنتقى لزوائد البيهقى: یہ کتاب بھی مؤلف مذکور کی ہے۔
اس میں بوصیری نے السنن الکبری للبیھقی کی ان زائد احادیث کو ذکر کیا ہے جو صحاح ستہ میں نہیں تھیں۔

۳۔ "اتحاف الساده المهرة الخيرة بزوائد المسانيد العشرة"
یہ کتاب بھی بوصیری کی ہے، اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا گیا ہے جو درج ذیل دس مسند (جمع مسانید) میں تھیں لیکن صحاح ستہ میں نہیں تھیں، وہ دس مسانید یہ ہیں:

۱۔ مسند ابی داؤد الطیالسی۔

۲۔ مسند الحمیدی۔

۳۔ مسند مسدد بن مسرهد (م ۲۲۸ھ)۔

٤۔ مسند محمد بن یحی۔

۵۔ مسند اسحاق بن راھویه۔

۶۔ مسند ابی بکر بن ابی شیبه۔

۷۔ مسند احمد بن منیع۔

۸۔ مسند عبد بن حمید۔

۹۔ مسند الحارث ابن محمد بن ابی سلمه۔

۱۰۔ مسند ابی یعلی الموصلی۔

۴۔ المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة [51] حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی (۸۵۲ھ) [52]۔

اس میں مسانید کی مذکورہ بالا آٹھ کتب کی زائد احادیث کو جمع کیا ہے، اس میں درج ذیل کتابیں شامل نہیں ہیں۔

۱۔ مسند اسحاق بن راھویه ۲۔ مسند ابی یعلی الموصلی

۵۔مجمع الزوائد ومنبع الفوائد [53] حافظ علی بن ابی بکر الهیثمی (۸۰۷ھ)۔

۸۰۷ھ)۵۴اس کتاب میں درج ذیل چھ کتابوں کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے جو صحاح ستہ سے زائد ہیں وہ کتابیں یہ ہیں:

١۔ مسند احمد بن حنبل ٢۔ مسند ابی یعلی الموصلی ٣۔ مسند ابی بکر البزار

٦،٥،٤۔ المعجم الکبیر والاوسط والصغیر ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی (٢٦٠۔٣٦٠ھ) ٥٥

دوسری قسم ان کتب حدیث کے ہے جو فقہی ابواب پر مرتب کی گئی ہیں۔ یہ کتب دین کے تمام ابواب وموضوعات پر مشتمل نہیں ہوتیں بلکہ اکثر موضوعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ کتب فقہی ابواب پر مشتمل ہوتی ہیں اس لئے ان کی ابتداء اکثر کتاب الطہارۃ سے ہوتی ہے پھر صلاۃِ باقی عبادات۔ معاملات، اس طرح فقہ کے باقی ابواب واحکام مذکور ہوتے ہیں، اس قسم میں حدیث کی درج ذیل کتب شامل ہوسکتی ہیں۔

١۔ السنن ٢۔ المصنفات ٣۔ الموطات ٤۔ المستخرجات

اب ہم مذکورہ اقسام کی مشہور کتب کا ذکر کرتے ہیں۔

ا۔السنن:

سنن کی تعریف:

محدثین کی اصطلاح میں ''سنن'' حدیث کی ایسی کتب کو کہتے ہیں جو ابواب فقہ کے

مطابق مرتب کی گئی ہوں۔ اور ان میں صرف احادیث مرفوعہ مذکور ہوں۔ ان میں مقطوع اور موقوف کا ذکر نہیں ہوتا کیونکہ محدثین کی اصطلاح میں دونوں قسموں کو سنت نہیں کہا جاتا ہے بلکہ ان کو حدیث کہا جاتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی بعض کتب سنن میں غیر مرفوع احادیث بھی پائی جاتی ہیں لیکن ایسا مصنفات اور موطات کی نسبت بہت کم ہوتا ہے۔

۲۔ سنن کی مشہور کتب:

کتب سنن:

١۔ سنن ابی داؤد سلیمان بن اشعث (٢٧٥ھ) ٥٦۔

٢۔ سنن النسائی احمد بن شعیب (٣٠٣ھ) ٥٧۔

٣۔ سنن ابن ماجه ابو عبدالله محمد بن یزید ابن ماجه (٢٧٥ھ) ٥٨۔

٤۔ سنن الدارمی عبدالله بن عبدالرحمن بن الفضل السمرقندی (ابومحمد) (٢ یا ١٨١۔ ٢٥٥ھ) ٥٩۔

٥۔ سنن البیهقی ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن عبدالله بن موسی (۴۵۸ھ) ٦٠ ان کی دو کتابیں ہیں۔

۱۔ سنن کبری ٦١ ۲۔ سنن صغری ٦٢۔

اول الذکر پر شیخ علاء الدین قاضی القضاة عز الدین علی بن فخر الدین عثمان بن ابراهیم بن مصطفی الماردینی (م ۷۵۰) نے حاشیہ لکھا ہے۔

جس کا نام: ''الجوهر النقی فی الرد علی البیهقی'' اس کا خلاصہ زین الدین قاسم بن قطلو بغا الحنفی (٦٣-١) نے کیا ہے۔ جس کا نام ''توضیح الجوهر النقی'' رکھا ہے۔

٦۔ سنن ابی الولید: ابو خالد عبدالملك بن عبدالعزیز (بن جریج) الرومی (م۱۵۰ھ)۶۳۔

٧۔ سنن ابی عثمان سعید بن منصور بن شعبه المروزی (م ۲۲۷ھ)۶۴۔

٨۔ سنن ابو جعفر محمد بن الصباح الدولابی الرازی البغدادی (م۲۲۷ھ) ۶۵

٩۔ سنن ابی علی الحسن بن علی بن محمد العربی الحلوانی (م ۲۴۲ھ)۶۶۔

١٠۔ سنن الحسین احمد بن عبید بن اسماعیل البصری (م ۳۴۱ھ)۶۷

١١۔ سنن ابی بکر احمد بن سلیمان بن الحسن بن اسرائیل البغدادی (م۳۴۸ھ) ۶۸

١٢۔ سنن ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل القاضی الازدی (م۲۸۲ھ)۶۹

١٣۔ سنن القاسم هبة الله بن الحسن بن محضور الطبری الرازی الشافعی (۴۱۸ھ)۔[70]

١٤۔ سنن الدارقطنی : علی بن عمر (٣٠٦۔٣٨٥ھ)[71]

ذیل میں ہم سنن ابی داوٗد کی فہرست موضوعات کا ذکر کر رہے ہیں جیسا کہ اس سے پہلے صحیح بخاری کی فہرست ذکر کی تھی، اس سے صحیح اور سنن کے فرق کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اور اول الذکر کے بارے میں ہم نے جودین کے تمام موضوعات کے احاطے اور مؤخر الذکر کے بارے میں اکثر موضوعات کا ذکر کیا تھا، اس کی مزید وضاحت ہو جائیگی۔

نمبر شمار	کتاب کا نام	نمبر شمار	کتاب کا نام
١۔	الطهارة ۔	٢۔	الصلاة۔
٣۔	صلاة الاستسقاء۔	٤۔	صلاة السفر۔
٥۔	التطوع۔	٦۔	شهر رمضان۔
٧۔	السجود۔	٨۔	الوتر۔
٩۔	الزكاة۔	١٠۔	اللقطه۔
١١۔	المناسك۔	١٢۔	النكاح۔
١٣۔	الطلاق۔	١٤۔	الصوم ۔
١٥۔	الجهاد۔	١٦۔	ايجاب الاضاحی۔

۱۷۔	الوصایا۔	۱۸۔	الفرائض۔
۱۹۔	الخراج والامارۃ والنص۔	۲۰۔	الجنائز۔
۲۱۔	الایمان والنذور۔	۲۲۔	البیوع۔
۲۳۔	الاقضیۃ۔	۲۴۔	العلم۔
۲۵۔	الاشربۃ۔	۲۶۔	الاطعمۃ۔
۲۷۔	الطب۔	۲۸۔	العتاق۔
۲۹۔	الحروف والقراءات۔	۳۰۔	الحمام۔
۳۱۔	اللباس۔	۳۲۔	الترجل۔
۳۳۔	الخاتم۔	۳۴۔	الفتن۔
۳۵۔	المہدی۔	۳۶۔	الملاحم۔
۳۷۔	الحدود۔	۳۸۔	الدیات۔
۳۹۔	السنۃ۔	۴۰۔	الادب۔

ا۔مصنف کی تعریف:

محدثین کی اصطلاح میں مصنف ایسی کتاب کو کہتے ہیں جو فقہی ابواب پر مرتب کی گئی ہو

اور احادیث مرفوعہ وموقوفہ ومقطوعہ پر مشتمل ہوں۔یعنی اس میں حضور اکرم ﷺ کی احادیث اور اقوال صحابہ اور تابعین کے فتاوی اور بعض اوقات تبع تابعین کے فتاوی بھی مذکور ہیں۔

ب۔کتب مصنف اور سنن میں فرق:

کتب مصنف اور سنن میں صرف یہ فرق ہے کہ اول الذکر احادیث مرفوعہ، موقوفہ، اور مقطوعہ پر مشتمل ہوتی ہیں جبکہ مؤخر الذکر میں صرف مرفوع احادیث ہوتی ہیں، کیونکہ موقوف ومقطوع احادیث محدثین کی اصطلاح میں سنت نہیں کہلاتی بلکہ ان کو حدیث کہا جاتا ہے۔

اس ایک فرق کے علاوہ ان مذکورہ کتب میں اور کوئی فرق نہیں ہوتا بلکہ ہر اعتبار سے ایک دوسرے کے مشابہ ہوتی ہیں۔

ج۔مشہور کتب مصنفات:

١۔ المصنف ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۲۳۵ھ)۔[۷۲]

٢۔ المصنف ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی (۲۱۱ھ)۔[۷۳]

٣۔ المصنف بقی بن مخلد القرطبی (۲۷٦ھ)۔[۷۴]

٤۔ المصنف ابوسفیان وکیع بن جراح الکوفی (۱۹٦ھ)[۷۵]

٥۔ المصنف ابو سلمہ حماد بن سلمہ البصری (۱٦۷ھ)[۷٦]

۳۔مؤطات:

الف: موَطا کا معنی:

موَطات: موَطا کی جمع ہے اور موَطا لغت میں آسان، تیار کی ہوئی چیز کو کہتے ہیں، اور محدثین کی اصطلاح میں موَطا حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جو ابواب فقہ کے مطابق مرتب کی گئی ہو اور وہ احادیث مرفوعہ۔ موقوفہ اور مقطوعہ پر مشتمل ہوتی ہے، یعنی وہ بالکل مصنف کی طرح ہوتی ہے، صرف نام کا اختلاف ہوتا ہے۔

ب۔موَطا کی وجہ تسمیہ:

حدیث کی اس قسم کی کتب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان کے موَلفین نے ایسے لوگوں کیلئے آسان بنا کر پیش کیا ہوتا ہے، یعنی ایسی چیز جس پر عمل کرنا لوگوں کیلئے آسان ہو اور وہ اس غرض کیلئے تیار کی گئی ہو۔

ج۔موَطا کی مشہور کتب حدیث:

۱۔ المؤطا امام مالك بن انس المدنی (۹۳۔۱۷۹ھ)۷۷۔

۲۔ المؤطا لابن ابی ذهب محمد بن عبدالرحمن المدنی (۱۵۹ھ) ۷۸

۳۔ المؤطا لابی محمد عبدالله بن محمد المروزی المعروف عبدان (۲۹۳ھ)۷۹

٤۔ المستخرجات عليها (مذکورہ بالا کتب پر استخراج)۔

اس دوسرے قسم کی کتب حدیث (سنن، مصنفات، اور موطات) پر کسی نے استخراج نہیں کیا، ان میں صرف سنن ابی داؤد پر قاسم بن اصبغ نے استخراج کیا ہے۔

کتب سنن کی مستخرجات کی ترتیب بھی سنن ہی کی طرح ہوتی ہے اور ان سے حدیث تلاش کرنے کا بھی وہی طریقہ ہے جو سنن سے حدیث تلاش کرنے کا ہے۔

تیسری قسم:

یہ کتابیں ان احادیث پر مشتمل ہیں جو دین کے کسی خاص گوشہ یا باب سے متعلق ہوں ۔ان کی تعداد تو بہت زیادہ ہے ہم صرف ان میں سے چند مشہور کا ذکر کریں گے۔

۱۔ الاجزاء

الاجزاء : جزء کی جمع ہے اور جزء سے مراد محدثین کی اصطلاح میں وہ چھوٹی سے کتاب ہے جو مندرجہ ذیل دو باتوں میں سے ایک پر مشتمل ہوں۔

۱۔ صحابہ کرام میں سے کسی ایک صحابی یا بعد کے کسی راوی کی احادیث اس ایک کتاب میں جمع کی گئی ہوں جیسے "جزء ما رواه ابو حنيفه عن الصحابه" ابومعشر عبدالكريم بن عبدالصمد الطبری (۴۷۸ھ)۸۰

۲۔ یا کسی ایک موضوع سے متعلق تمام حدیثیں ایک جگہ جمع کی گئی ہوں جیسے:''جزء رفع الیدین فی الصلاۃ البخاری''، ''جزء القراءۃ خلف الامام''

۸۱

ب۔ مذکورہ کتب حدیث سے کب حدیث تلاش کی جائے گی؟

حدیث کی تلاش کیلئے مذکورہ کتب کی طرف، اس وقت رجوع کیا جائے گا، جب کسی خاص صحابی یا ایسے مشہور راوی جن کی حدیثیں ایک جگہ جمع کی گئی ہوں سے مروی حدیث تلاش کرنا مقصود ہو یا کسی خاص موضوع سے متعلق حدیث کی تلاش مقصود ہو۔

۲۔ الترغیب والترھیب:

کتب ترغیب وترھیب ایسی کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جن میں احادیث کسی مطلوب چیز کی ترغیب یا کسی ممنوع چیز سے ڈرایا گیا ہومثلا: والدین کے ساتھ نیکی اور انکی نافرمانی سے ڈرانا۔

اس قسم میں متعدد کتب تصنیف کی گئی ہیں، ان میں سے بعض کتابیں جمع اسانید اور بعض بغیر اسانید کے صرف احادیث ہی ذکر کی گئی ہیں مثلا:

۱۔ "الترغیب والترھیب" : عبد العظیم بن عبدالقوی المنذری (ذکی الدین ابومحمد) (٥٨١-٦٥٦ھ) ۸۲۔

۲۔ ـــ"الترغیب والترھیب" : ابوحفص بن شاھین عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ایوب البغدادی المعروف بابن شاھین (۳۸۵ھ)[۸۳]

اول الذکر کتاب میں صرف احادیث ہیں، مزید اس میں احادیث کی تخریج اور انکے مراتب کا بیان ہے۔ جبکہ مؤخر الذکر میں موضوع پر مشتمل کتاب ہے اس میں احادیث مع اسانید ذکر کی گئی ہیں۔

۳۔الزھد والفضائل والآداب والاخلاق:

بعض ایسی کتابیں ہیں جو مذکورہ بالا موضوعات میں کسی ایک موضوع پر لکھی گئی ہیں۔اور اس میں کسی خاص موضوع سے متعلق احادیث وآثار کی خاص تعداد جمع کردی گئی ہے، اور بعض جگہ تو موضوع کا حق ادا کردیا گیا ہے، اگر کوئی آدمی کسی خاص موضوع سے متعلق حدیث تلاش کرنا چاہیئے یا کوئی بحث لکھنا یا کسی موضوع پر علمی مقالہ لکھنا چاہیئے اور اس میں احادیث وآثار کا حوالہ دینا چاہیئے تو اس کیلئے ان کتب سے رجوع کرنا چاہیئے، اس سلسلے کی چند مشہور کتابیں:

۱۔ کتاب "ذم الغیبة" ابوالحسین احمد بن فارس کی تالیف ہے[۸۴]

۲۔ کتاب " ذم الحسد" الموصلی (۳۹۵ھ) ابن ابی الدنیا وابوبکر محمد بن حسن العمری المعروف بالنقاش کی مشترکہ تالیف ہے[۸۵]

۳۔ کتاب " ذم الدنیا" امام احمد بن حنبل الحموی کی تالیف ہے
یہ تین کتابیں ہیں،ابن ابی الدنیا ابوبکر عبداللہ بن محمد بن[86]
عبید بن سفیان بن قیس القرشی البغدادی(۲۸۱۔۲۰۸ھ)[87]

٤۔ کتاب " الزھد" امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ)[88]

٥۔ کتاب " الزھد" عبداللہ بن مبارک (۱۸۱ھ)[89]

٦۔ کتاب " الزھد " امام وکیع بن الجراح (۱۹۷ھ)[90]

۷۔ کتاب " الذکر والدعاء" ابویوسف یعقوب بن ابراھیم
الکوفی امام ابوحنیفہ کے شاگرد(۱۸۲ھ)[91]

۸۔ کتاب "فضائل القرآن" امام محمد بن ادریس الشافعی
(۵۰۔۲۰۴ھ)[92]

۹۔ کتاب "فضائل الصحابة" ابونعیم الاصبھانی (۳۳٦۔۴۳ھ)
[93]

۱۰۔ کتاب "ریاض الصالحین من کلام سیدالمرسلین " ابو زکریا
یحی بن شرف الدین النووی(٦٧٦ھ)[94]

الاحکام:

کتب احکام ان کتب کو کہا جاتا ہے جو صرف احادیث احکام پر مشتمل ہوں ان کے

مؤلفین نے ان احادیث کو جو احکام پر مشتمل ہوں دیگر کتب حدیث سے منتخب کر کے ابواب فقہ کے مطابق ان کو مرتب کیا ہو، اس جیسی کتب کی کافی تعداد ہے بعض ان میں بڑی اور بعض متوسط اور بعض چھوٹی ہیں، ذیل میں ہم اس سلسلے کی چند مشہور کتب کی فہرست دے رہے ہیں:

۱۔ كتاب الاحكام الشرعية الكبرى ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمن بن عبدالله الازدى الاشبيلى (۵۸۱ھ)[۹۵]

۲۔ الاحكام الصغرى ابومحمد عبدالحق بن عبدالرحمن الاشبيلى (۵۸۱ھ)

۳۔ عمدة الاحكام عن سيدالانام عبدالغنى بن عبدالواحد المقدسى (۴۴۔۵۴۱ھ۔۶۰۰ھ)[۹۶]

٤۔ الالمام فى احاديث الاحكام محمد بن على المعروف بابن دقيق العيد (۷۰۲ھ)[۹۷]

٥۔ الالمام باحاديث الاحكام یہ کتاب بھی مؤلف مذکور کی ہے اور پہلی کتاب کی تلخیص ہے۔

٦۔ المنتقى فى الاحكام عبدالسلام بن عبدالله بن ابى القاسم بن تيميه الحرانى (۶۵۲ھ)[۹۸]

۷۔ بلوغ المرام من احاديث الاحكام حافظ احمد بن على بن حجر العسقلانى (۸۵۲ھ)[۹۹]

ان میں سے اکثر کتابوں کی شرحیں لکھی جا چکی ہیں اور بعض ان میں زیور طبع سے بھی آراستہ ہو چکی ہیں، بعض صرف متن اور بعض بمع شرح شائع ہو چکی ہیں۔

۵۔خاص خاص موضوعات:

بعض ایسی کتابیں بھی ہیں جو صرف کسی خاص موضوع سے متعلق ہیں، ان کے مؤلفین نے اس کتاب میں صرف ایک موضوع پر بحث وتحقیق کی ہے، اور اس سلسلے کی تمام چیزوں کا احاطہ کیا ہے اور اس موضوع سے متعلق اکثر وبیشتر احادیث کو اپنی کتاب میں جمع کر دیا ہے، ایسی کتابیں تحقیق کے طلبہ کیلئے بہت مفید ہیں۔ کیونکہ ان کو ایک موضوع کے متعلق تمام چیزیں ایک ہی جگہ مل جاتی ہیں جس سے ان کا سب سے قیمتی سرمایہ وقت بچ جاتا ہے، جسے وہ آسانی سے اپنے تحقیق کی دوسرے کاموں صرف کرسکتا ہے، اس سلسلے کی چند مشہور کتابیں درج ذیل ہیں:

١۔ کتاب " الاخلاص" : ابوبکر عبدالله بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا (٢٨١ھ)[١٠٠]

٢۔ کتاب "الاسماء والصفات" ابوبکر احمد بن الحسین البیهقی (٤٥٨ھ)[١٠١]

٣۔ کتاب "ذم الکلام" ابو اسماعیل بن محمد الانصاری الهروی (٤٨١ھ)[١٠٢]

٤۔ کتاب " الفتن" ابوعبدالله نعیم بن حماد المروزی (٢٢٩ھ)[١٠٣]

۵۔ کتاب "الجهاد" عبدالله بن مبارك المروزی (۱۰۴ھ)

یہ پہلا آدمی ہے جس نے مستقل کتاب جہاد کے موضوع پر لکھی ہے۔

حواشی

۱۔ ان کا پورا اسم گرامی: مجدالدین ابوالسعادات المبارك بن محمدبن محمد بن عبدالكريم بن عبدالواحد الشيباني الجزری الشافعی (۵۴۴۔۶۰۶ھ) اور ابن الاثیر کے نام سے مشہور ہیں، ان کے تفصیلی حالات کیلئے ملاحظہ فرمائیں "انباء الرواۃ علی انباء النحاۃ" للقفطی ۳۔ ۶۰۔۲۵۷، "البدایة والنهایة"، ابن كثير ۱۳۔۵۴، "بغية الوعاة فی طبقات اللغويين والنحاة للسيوطی "۲۔۵۔۲۲۴، "شذرات الذهب فی اخبار من ذهب لابن العماد الحنبلی" ۵۔۳۔۲۲، "طبقات الشافعيه للسبكی "۸۔۷۔۳۶۶، "النجوم الزاهرة فی ملوك مصر والقاهرة، لابن تغری بردی "۶۔۹۔۱۹۸، "وفيات الاعيان لابن خلكی "۴۔۳۔۱۴۱، "هدية العارفين لاسماعيل باشا البغدادی " ۲۔۳۔۲، "معجم المؤلفين كحاله" ۸۔۴۔۱۷۴۔

۲۔ " الرسالة المستطرفة" محمد جعفر الكتانی ص۱۴۳۔

۳۔ نفس المصدر۔

۴۔ ایضاً۔

۵۔ ابن کثیر کے حالات کے لئے دیکھیں "شذرات الذهب ابن العماد" ۶۔۲۳۱۔

٦۔ یہ کتاب دارالفکر بیروت سے ١٤١٥ھ۔١٩٩٢ء میں پینتیس (٣٥) جلدوں میں طبع ہوچکی ہے۔

٧۔ ابن الجوزی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں ''تذکرۃ الحفاظ ذہبی" ٤۔٦۔١٣١، "النجوم الزاهرة ابن تغری بردی" ٦۔٤٦۔١٧، "البداية والنهاية لابن كثير" ١٣۔٣٠۔٢٨٠۔

٨۔ الرسالۃ ص ١٤٤، یہ کتاب سات جلدوں میں ہے۔

٩۔ الرسالۃ ص ١٤٤۔

١٠۔ سیوطی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں ''الضوء اللامع" سخاوی ٤۔٦٩۔٧٠ 'شذرات الذهب ابن العماد'' ٨۔٥١۔٥٥ ''البدر الطالع شوكانی'' ١۔٣٢٨۔٣٣٥ ''هدية العارفين" اسماعیل ١۔٥٣٤،٥٤٤۔

١١۔ ابن مسروق کے حالات دیکھیں ''تهذیب الاسماء واللغات'' نووی ٢۔٢٩٤۔

١٢۔ خوارزمی کے حالات ملاحظہ فرمائیں ''تاريخ بغداد خطيب بغدادی'' ٤۔٦۔٣٧٣ ''تذكرة الحفاظ ذہبی'' ٣۔٦١۔٢٥٩ ''شذرات الذهب ابن العماد'' ٢۔٣۔٢٦٢ ''طبقات الشافعیه سبکی'' ٣۔١٩ ''البداية والنهايه ابن كثير'' ١٢۔٣٦۔

۱۳۔ ابومحمد عبداللہ الخ (۲۵۸۔۳۴۰ھ) مزید حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں ''تذکرة الحفاظ للذهبی" ۳۔۶۸، "الجواهر المضيه للقرشی " ۱۔۹۰۔۲۸۹، شذرات الذهب ابن العماد ۲۔۳۵۷، ''تاج التراجم ابن قطلوبغا ''۲۳۔۲۲، ''ہدیة العارفين للبغدادی'' ۱۔۴۴۵، "كشف الظنون ''حاجی خلیفہ ۴۸۵۔۱۸۳۷'' معجم المؤلفين كحاله ''۶۰۔۱۴۵، ''الرسالة المستطرفه'' ص ۱۶۔

۱۴۔ ابوالقاسم کے حالات کے لئے دیکھیں "شذرات الذهب ابن العماد" ۳۔۹۷۔

۱۵۔ ابوالحسین کے لئے حالات دیکھیں ''شذرات الذهب'' ۳۔۹۶۔

۱۶۔ ابونعیم اصفهانی کے حالات ملاحظہ فرمائیں ''وفيات الاعيان ابن خلكان '' ۱۔۳۲، ''المنتظم ابن الجوزی ''۸۔۱۰۰۔ "لسان الميزان ابن حجر ''۱۔۲۔۲۰۱۔

۱۷۔ ابوبکر انصاری کے حالات ملاحظہ فرمائیں ''شذرات الذهب ابن العماد '' ۴۔۱۰۔۸، ''لسان الميزان ابن حجر" ۵۔۳۔۲۴۱، ''كشف الظنون حاجی خلیفه '' ۱۔۱۳۸، ''معجم المؤلفين عمر رضاكحاله ''۱۰۔۱۳۳۔

۱۸۔ ابواحمد عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد بن المبارک الجرجانی (ابن القطان) ۲۷۷۔۳۶۵ھ)''تذکرۃ الحفاظ للذہبی '' ۳۔۵۔۱۴۳،ہدیۃ العارفین للبغدادی ۱۔۱۷،''شذرات الذہب ابن العماد''۳۔۵۱،'' ایضاح المکنون بغدادی '' ۲۔۲۷۴، ''معجم المؤلفین کحالہ'' ۶۔۸۲۔

۱۹۔ حسن بن زیات(۱۱۶۔۲۰۴ھ)''الفہرست لابن الندیم'' ۱۔۲۰۴، 'تاج التراجم ابن قطلوبغا'' ۱۲،''کشف الظنون حاجی خلیفہ'' ۱۴۱۵۔۱۴۷۰۔۱۵۷۴۔

۲۰۔ عمر بن الحسن الامتنانی (م۳۳۹ھ)ابوالحسن''ہدیۃ العارفین للبغدادی''۱۔۲۸۰،معجم المؤلفین کحالہ۲۸۲۔

۲۱۔ جامع المسانید۔

۲۲۔ ابوعبداللہ(۵۲۲ھ)بروکلمان ۱۔۶۳۹،تاج التراجم ابن قطلوبغا ۱۹، لسان المیزان ابن حجر العسقلانی ۳۔۱۳۔۲۱۲،کشف الظنون حاجی خلیفہ ۱۶۸۴۔۱۸۳۸،معجم المؤلفین کحالہ۳۔۲۸۲، ۴۔۵۰۔۹۔۲۷۹۔

۲۳۔ ابوعبداللہ(۵۲۲ھ)بروکلمان ۱۔۶۳۹تاج التراجم ۔ ابن قطلوبغا ،۱۹'' لسان المیزان ،ابن حجر العسقلانی'' ۳۔۱۳۔۲۱۲،''کشف الظنون حاجی خلیفہ'' ۱۶۸۴۔۱۸۳۸،'' معجم المؤلفین کحالۃ '' ۳۔۲۸۲۔۴،۵۰۔۹،۲۷۹۔

۲۴۔ ٗقاضی ابویوسف ۱۳۱ا۱۔۱۸۲ھ یعقوب بن ابراھیم بن حبیب الانصاری عباسی خلفاء مہدی ھادی اور ہارون الرشید کے دور میں بغداد میں قاضی رہے، حالات کے لئے دیکھیں تاریخ بغداد خطیب بغدادی ۱۴، ۲۶۲۔۴۲، وفیا ت الاعیان ابن خلکان ۲۔۴۰۰۶، الکامل فی التاریخ ابن الاثیر ۶، ۵۳، تذکرۃ الحفاظ ذھبی ۱، ۲۶۹،۷۰،النجوم الزاھرۃ ، ا بن تغری بردی ۲۔۱۰۹۔۱۰۷، البدایۃ والنھایہ ، ابن کثیر ۱۰، ۸۲۔۱۸۰، معجم المؤلفین ،کحالۃ ۱۳، ۲۴۰، شذرات الذھب ابن العماد ۳۔۳۰۱۔۲۹۸۔

۲۵۔ امام محمد بن حسن الشیبانی (۱۳۱ یا ۱۳۲ یا ۱۳۵۔۱۸۹ھ) حالات کے لئے دیکھیں تاریخ بغداد الخطیب البغدادی ۲۔۸۲، ۱۷۲، وفیا ت الاعیان ابن خلکان ۱، ۵۔۵۷۴، تھذیب الاسماء واللغات ندوی ۱۔۸۲۔۸۰، البدایہ والنھایہ ا۔۳۔۲۰۲، الکامل فی التاریخ ابن الاثیر ۶، ۱۴۶، النجوم الزاھرہ ابن تغری بردی ۲۔۳۱، ۱۳۰، لسان المیزان ابن حجر ۵۔۲۲۔۱۲۱، تاج التراجم ابن قطلوبغا ۵۰، کشف الظنون حاجی خلیفہ ۱۵، ۱۰۷، ۵۶۱، ۵۶۷، ۹۶۲، ۱۰۱۴، ۱۳۸۴، ۱۴۵۱، معجم المؤلفین کحالہ ۹۔۲۰۷۔

۲۶۔ حماد کے حالات کے لئے دیکھیں شذرات الذھب ابن العماد ۱۔۲۸۷۔

۲۷۔ ان کا ذکر حاشیہ نمبر ۲۵ میں گزر چکا ہے۔

۲۸۔ جامع المسانید ابو المزید محمد بن محمود الخوارزمی ۱۔۵۔

۲۹۔ امام بخاری کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاریخ بغداد خطیب بغداد ۲،۳۴۔۴،تھذیب الاسماء واللغات نووی ا۔۲۲،۲،۷۶،وفیات الاعیان ابن خلکان ۲۔۵۲۶ھ،تھذیب التھذیب ابن حجر ۹۔۵۵۔۴۴،الکامل فی التاریخ ابن الاثیر ۲۔۴۲۹،تذکرۃ الحفاظ ذھبی ۲۔۴۔۲۲،طبقات الشافعیہ سبکی ۲،۲۰،۴۱۹،شذرات الذھب ابن العماد الحنبلی ۲۔۱۳۶،۱۳۔

۳۰۔ اسماعیل کے حالات کے لئے دیکھیں المنتظم ابن الجوزی ۸۔۸،البدایۃ والنھایۃ ابن کثیر ا۔۲۹۸،تذکرۃ الحفاظ ذھبی ۳،۵۲،۱۴۹،طبقات الشافعیہ سبکی ۲،۸۰،۷۱،النجوم الزاھرۃ ابن تغری بردی ۴۔۱۴۔

۳۱۔ الجرجانی کے حالات دیکھیں ایضاح المکنون بغدادی ۲۔۶۴ تذکرۃ الحفاظ ذھبی ۳۔۳۔۷،۱۷۰،شذرات الذھب ابن العماد ۳۔۹،لسان المیزان ابن حجر ۵،۶،۳۵۰،معجم المؤلفین کحالۃ ۸۔۲۵۴۔

۳۲۔ ابن ابی الذھل کے لئے دیکھیں شذرات الذھب ابن العماد ۳،۹۲۔

۳۳۔ الرسالۃ المستطرفہ الکتانی صفحہ ۲۴۔

۳۴۔ ابوعوانہ کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں وفیات الاعیان ابن خلکان ۲،۴۰۲،الکامل فی التاریخ ابن الاثیر ۸،۶۲،تذکرۃ الحفاظ ذھبی ۳،۲،۳، النجوم الزاھرۃ ابن تغری بردی ۳،۲۲۲،شذرات الذھب ابن العماد ۲،۲،۲۷۴۔

۳۵۔ البیانی کے حالات دیکھیں تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۲،۱۹۹،طبقات الشافعیہ ۲،۷۸،الدیباج ابن فرخون ۲،۲۲۱، ایضاح المکنون بغدادی ۱،۳۰۲،الاعلام زرکلی ۶،۱۶،۱۵، معجم المؤلفین کحالہ ۷،۱۲۲۔

۳۶۔ احمدالحیر ی کے حالات دیکھیں تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۲،۴ـ۲۹۳، مرآۃ الجنان الیافعی ۲،۲۶۴،شذرات الذہب ابن العماد۲،۲۶۱،کشف الظنون حاجی خلیفہ۵۵۶۔

۳۷۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۲،۲۲۴،۲۲۳۰،ہدیۃ العارفین اسماعیل باشا بغدادی ۲،۲۰ـ۱۹، معجم المؤلفین کحالۃ ۱۱ـ۲۱۷۔

۳۸۔ طبقات الشافعیہ تاج السبکی ۲ـ۱۶۹، تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۳ـ۲۰۵، اللباب ابن الاثیر ۱ ـ۲۵۱،شذرات الذہب ابن العماد۳، ۱۱۹، النجوم الزاہرۃ ابن تغری بردی ۴ـ۱۹۹،ہدیۃ العارفین بغدادی ۲ـ۵۶، معجم المؤلفین کحالہ۱۰ـ۲۴۰۔

۳۹۔ الحاکم النیسابوری کے حالات کے لئے ملاحظ فرمائیں تاریخ بغداد بغدادی ۵ـ۴ـ۳ـ۴۷۳، وفیات الاعیان ابن خلکان ۱ـ۱۴ـ۶۱۳، لسان المیزان ابن حجر ۵ـ۳ـ۲۳۲،شذرات الذہب ابن العماد ۳،۷ـ۱۷۶، البدایۃ والنہایۃ ابن کثیر ۱۱ـ۳۵۵۔

۴۰۔ دارقطنی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاریخ بغداد بغدادی ا۔ ۴۰۔۳۴،وفیات الاعیان ابن خلکان ا،۸۔۴۱۷،البدایة والنهایة ابن کثیر ۱۱۔۸۔۳۱۷، النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۴۔۲۔۱۷۲، شذرات الذهب ابن العماد ۳۔۱۱۷،۱۱۶۔

۴۱۔ عبداللہ الھروی کے لئے دیکھیں ایضاح المکنون البغدادی ۱۔۴۲۹، کشف الظنون ۷۰۵، معجم المؤلفین کحالة ۶،۳۔۳۲،الرسالة المستطرفه الکتانی صفحہ ۲۲۔

۴۲۔ الرسالۃ صفحہ ۱۴۔

۴۳۔ الحمیدی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں وفیات الاعیان ابن خلکان ا۔۱۶۔۶۱۴،النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۵،۱۵۶،تذکرة الحفاظ ذهبی ۴،۲۰۔۱۷،شذرات الذهب ابن العماد ۳۔۳۹۲، معجم المؤلفین ۱۱۔۲۲،۱۲۱،الرسالۃ صفحہ ۱۴۱۔

۴۴۔ الرسالۃ صفحہ ۱۴۲۔

۴۵۔ ضیاء الدین الموصلی کی یہ کتاب ڈاکٹر علی حسین کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں مکتبہ المعارف الریاض سے ۱۴۱۸ھ۔۱۹۸۸، میں طبع ہو چکی ہے۔

۴۶۔ ابن الاثیر کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں حاشیہ نمبر ا۔

۴۷۔ یہ کتاب ۱۲ جلدوں میں داراحیاء التراث العربی بیروت سے ۱۹۸۰ طبع ہوئی ہے۔

۴۸۔ یہ کتاب مکتبہ اسلامیہ سمندری فیصل آباد سے دو جلدوں میں طبع ہوئی ہے سن طبع ندارد۔

۴۹۔ البوصیری کے حالات کے لئے دیکھیں الضوء اللامع علامہ سخاوی ۲،۔۷۰ حسن المحاضرة سیوطی ا۔۲۰۶،حاجی خلیفہ ۶۔۹۵۶، معجم المؤلفین کحالة ا۔۱۷۵۔

۵۰۔ یہ کتاب شیخ محمد مختار حسین کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب العلمیة بیروت سے ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۳ء میں پہلی مرتبہ طبع ہوئی ہے۔

۵۱۔ یہ کتاب مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی صاحب کی تحقیق کے ساتھ حکومت کویت کی وزارت اوقاف ودینیات کی زیر اہتمام چار جلدوں میں ۱۳۹۰ھ۔۱۹۷۰ میں شائع ہوچکی ہے۔

۵۲۔ ابن حجر عسقلانی کے حالات کے لئے دیکھیں الاعلام زرکلی ا۔۱۷۹، شذرات الذهب ابن العماد ۷،۲۷۰،۲۷۰،حسن المحاضرة سیوطی ا،۲۰۶،۸، فهرس الفهارس کتانی ا۔۵۰،۲۳۶۔

۵۳۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن دارالکتاب العربیہ بیروت سے ۱۹۶۷ میں چار جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔

۵۴۔ الهیثمی کے حالات کے لئے دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد ۲،۷۰، حسن المحاضرة سیوطی ا،۲۰۵،کشف الظنون ، حاجی خلیفه ۵۷،۱۴۰۰،ایضاح المکنون بغدادی ا،۱۸۶،هدیة العارفین بغدادی ا،۲۷۷،الاعلام زرکلی ۵،۴۵۔۷۳،معجم المؤلفین ۷۔۴۵۔

۵۵۔ طبرانی کے حالات لئے ملاحظہ فرمائیں وفیات الاعیان ابن خلکان ۱، ۲۶۹،المنتظم ابن الجوزی ۷،۵۴،النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۴،۶۰،۵۹،البداية والنهاية ابن كثير ۱۱،۲۷۰،تذكرة الحفاظ ذهبی ۳،۲۳،۱۱۸،شذرات الذهب ابن العماد۳،۳۰، لسان الميزان ابن حجر ۳،۸۵،۷۳، معجم المؤلفين كحالة۴،۲۵۳۔

۵۶۔ سجستانی کے حالات کے لئے دیکھیں حاشیہ نمبر۳۲۔

۵۷۔ نسائی کے حالات کے لئے دیکھیں حاشیہ نمبر۳۴۔

۵۸۔ ابن ماجہ کے حالات کے لئے دیکھیں وفیات الاعیان ابن خلکان۳، ۳۰۷، تهذيب التهذيب ابن حجر ۹،۵۳۱،البداية والنهاية ابن كثير ۱۱، ۵۳، تهذيب الكمال مزی۱،۱۵۰، المنتظم ابن جوزی۵،۹۰۔

۵۹۔ دارمی کے لئے دیکھیں تهذيب التهذيب ابن حجر ۵،۲۔۲۹۴،الكامل فی التاريخ ابن الاثير ۷۔۲۱،تذكرة الحفاظ ذهبی ۳،۱۰۵۔۴۶، النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۳،۳۔۲۲،شذرات الذهب ابن العماد ۲۔۱۳۰،هدية العارفين بغدادی ۱۔۴۴۱، معجم المؤلفين ۶۔۷۱۔

۶۰۔ البيهقی کے لئے دیکھیں وفیات الاعیان ابن خلکان ۱۔۵۔۲۴، المنتظم ابن الجوزی ۸، ۲۴۲،الانساب ، سمعانی ۱،۱،البداية والنهايه ابن كثير ۱۲،۹۴،طبقات الشافعيه سبكی ۳،۷۔۳تذكرة الحفاظ ذهبی ۳۔۱۲۔۳۰۹،النجوم الزاهرة ، ابن تغری بردی ۵،۸،۷۷،شذرات الذهب ابن العماد ۳۔۵،۳۰۴، الكامل فی التاريخ ابن الاثير ۱۰،۱۸، معجم المؤلفين۱،۲۰۶۔

۶۱۔ یہ کتاب دس جلدوں میں ہے، اکثر احادیث احکام پر مشتمل ہیں۔

۶۲۔ یہ کتاب دو جلدوں میں اور ڈاکٹر عبدالمعطی امین قلعجی کی تحقیق کے ساتھ طبع اول ۱۴۱۰ھ۔ ۱۹۸۹ء میں جامعہ الدراسات الاسلامیہ کراچی سے طبع ہوئی ہے۔

۶۳۔۱۔ قاسم قطلو بغا کے حالات کے لئے دیکھیں شذرات الذهب ۷، ۳۲۶، البدر الطالع شوكانی ۲، ۴۵، ۴۴،۔

۶۳۔۲۔ الرومی کے حالات دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد ا، ۲۲۶۔

۶۴۔ المروزی کے لئے دیکھیں سابق مرجع ۲۔۶۲۔

۶۵۔ الرازی کیلئے دیکھیں سابق مرجع۔

۶۶۔ الحلوانی کے لئے دیکھیں سابق مرجع ۲۔۱۰۰۔

۶۷۔ البصری کے لئے دیکھیں سابق مرجع ۲۔۸، ۲۷۶،۷۔

۶۸۔ اسرائیل بغداد کے لئے دیکھیں سابق مرجع ۲، ۸، ۷۔ ۲۷۶۔

۶۹۔ الازدی کیلئے دیکھیں سابق مرجع ۲، ۸، ۱۷۔

۷۰۔ القاسم الرازی کیلئے دیکھیں سابق مرجع ۳۔ ۲۱۱۔

۷۱۔ دارقطنی کا ذکر حاشیہ نمبر ۴۰ گزر چکا ہے اور سنن دار قطنی السید عبدالله هاشم عیانی المدنی (۱۳۸۶ھ۔۱۹۶۹ء) کی تحقیق کے ساتھ دارالمعرفہ بیروت سے چار جلدوں میں شائع ہو چکی ہے، اور اس پر محمد شمس الحق عظیم آبادی کا حاشیہ ہے جس کا نام "التعليق المغنی علی الدارقطنی" ہے۔

۷۲۔ ابن ابی شیبہ کوفی کے حالات دیکھیں شذرات الذهب ۲۔۸۵، تاریخ بغداد بغدادی ۱۰۔۷۱، ٦٦، تذکرة الحفاظ ذهبی ۲، ۱۹۔۱۸، النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۲، ۲۸۲۔

۷۳۔ ابوبکر صنعانی کے لئے دیکھیں النجوم الزاهرة ۲۔۲۷۔

۷۴۔ بغی بن مخلد کے حالات دیکھیں سابق مرجع ۲۔۱٦۹۔

۷۵۔ ابوسفیان الکوفی کے حالات دیکھیں سابق مرجع ۱۔۵، ۲۴۹۔

۷٦۔ ابوسلمہ بصری سابق مرجع ۱۔۲٦۲۔

۷۷۔ امام مالک بن انس کے حالات ملاحظہ فرمائیں (ان کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے، ایک روایت میں ۹۱ھ اور ایک میں ۹۴ھ ہے) وفیات الاعیان ابن خلکان ۱۔۵۷، ۵۵۵، تهذیب الاسماء واللغات نووی ۲، ۷۹، ۷۵، تذکرة الحفاظ ذهبی ۱، ۹۸، ۹۳، تهذیب التهذیب ابن حجر ۱۰، ۹۔۵، النجوم الزاهرة ابن تغری ۲، ۹۷، ۹٦، البداية والنهاية ابن کثیر ۱۰، ۷۵، ۱۴۴، الاعلام الزرکلی ٦، ۱۲۸۔

۷۸۔ المدنی کے حالات کے لئے دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد ۱، ٦۔۲۴۵۔

۷۹۔ عبدان کے حالات کے لئے دیکھیں ۲، ۲۱۵۔

۸۰۔ ابومعشر طبری کے حالات کیلئے دیکھیں ۳، ۳۵۸۔

۸۱۔ امام بخاری کے حالات حاشیہ نمبر ۲۹ پر گزر چکے ہیں، امام صاحب کے یہ دونوں زیور طبع سے آراستہ ہیں اور اہل علم میں مشہور ہیں۔

۸۲۔ منذری کے حالات کیلئے دیکھیں البدایة والنھایة ابن کثیر ۱۳، ۲۱۲، تذکرة الحفاظ ذھبی ۱، ۹۸ـ۱۹۳، تھذیب التھذیب ابن حجر ۱۰، ۹ـ۵، النجوم الزاھرة ابن تغری ۲، ۹۷، ۹۶، حسن المحاضرة سیوطی ۱، ۲۰۱، شذرات الذھب ابن العماد ۵، ۸، ۲۷۷، ھدیة العارفین بغدادی ۱، ۵۸۶، معجم المؤلفین کحالة ۵، ۲۶۴۔

۸۳۔ ابن شاہین کے لئے دیکھیں شذرات الذھب ابن العماد ۳ـ۱۱۷۔

۸۴۔ کشف الظنون حاجی خلیفه ۸۲۷۔

۸۵۔ سابق مرجع۔

۸۶۔ سابق مرجع۔

۸۷۔ ابن ابی الدنیا کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاریخ بغداد بغدادی ۱۰، ۹۱، ۸۹، مروج الذھب المسعودی ۸ـ۱۰، ۲۰۹، تھذیب التھذیب ابن حجر ۶، ۱۳ـ۱۲، البدایة والنھایة ابن کثیر ۱۱، ۷۱، النجوم الزاھرة ابن تغری ۳، ۸۶، کشف الظنون ۳۸۰، معجم المؤلفین کحالة ۶، ۱۳۱۔

۸۸۔ امام احمد بن حنبل کے حالات کے لئے دیکھیں تاریخ بغداد بغدادی ۴، ۴۱۲ـ۴۲۳، وفیات الاعیان ابن خلکان ۱، ۲۱، ۲۵، حلیة الاولیاء ابو نعیم ۲ـ۱۸، ۱۷، تھذیب الاسماء واللغات نووی ۱ـ۱۲، ۱۱۰، شذرات الذھب ابن العماد ۲، ۹۸ـ۹۶، امام احمد کی یہ کتاب دارالکتب العلمیہ بیروت سے طبع دوم ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی ہے۔

۸۹۔ عبداللہ بن مبارک کے حالات دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد ۱،
۲۹۵۔

۹۰۔ حالات کیلئے دیکھیں جمهرة انساب العرب بن حزم ۲۸۷،الانساب سمعانی ۲۶۱،تاریخ بغداد بغدادی ۱۳،۳۹۶ یہ کتاب دار الصمیمی الریاض سے تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے ط۲،۱۴۱۵ھ ۔۱۹۹۴ء عبدا لرحمن عبد الجبار الفريوائی کی تحقیق ہے۔

۹۱۔ امام ابو یوسف کے حالات دیکھیں سابق مرجع ۳،۳۰۱،۔۲۹۸۔

۹۲۔ امام شافعی کے حالات دیکھیں" تاریخ بغداد خطیب بغدادی " ۲۔۷۳، ۵۶،وفيات الاعيان ابن خلكان ۱،۸،۵٦۵،تهذيب الاسماء واللغات نووی ۱،۴۴،۶۷،الحلية ابو نعيم ۹۔۶۳،۱۶۱" النجوم الزاهرة ابن تغری بردی" ۲،۷،۱۷۶، "تهذيب التهذيب ابن حجر عسقلانی"۹،۳۱،۲۵، " معجم المؤلفين كحاله" ۹،۳۲۔

۹۳۔ ابونعیم کے حالات دیکھیں لسان الميزان ابن حجر ۱،۲۔۲۰۱،البداية والنهاية ابن كثير ۱۲،۴۵، تذكرة الحفاظ ذهبی ۳،۹۔۲۷۵،طبقات الشافعيه سبکی ۳،۱۱۔۷،کشف الظنون حاجی خليفه ۱،۵۳،۱۱۶، ۲۹۲۔

۹۴۔ نووی کے حالات لئے ملاحظہ فرمائیں "تذکرۃ الحفاظ ذھبی" ۴، ۲۵۰، ۲۵۴، "طبقات الشافعیہ سبکی " ۵، ۱٦۷، ٦۸" النجوم الزاهرة ابن تغری" ۷۔٦۷٦، "البداية والنهاية ابن کثیر" ۱۳، ۲۷۸، ۲۷۹، شذرات الذهب ابن العماد ۵۔۳۵۴، ۳۵٦۔

۹۵۔ الاشبیلی کے حالات کیلئے دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد ۴، ۲۷۱، تهذيب الاسماء واللغات نووی ۱۔۳۔۲۹۲، "وفیات الوفيات ابن شاکرالکتبی " ۲، ۲۵٦، "معجم المؤلفين كحالة " ۵، ۹۲، محمد جعفر الکتانی کے بیان کے مطابق یہ کتاب سات جلدوں میں ہے الرسالۃ صفحہ ۱۴۵۔

۹٦۔ المقدسی کے حالات کے لئے دیکھیں "شذرات الذهب ابن العماد ۴، ۲۴۵۔

۹۷۔ الرسالۃ صفحہ ۱۴۷، " شذرات الذهب ابن العماد" ٦، ٦۔۵۔

۹۸۔ ابن تیمیہ کے حالات کے لئے دیکھیں " شذرات الذهب ابن العماد" ۵، ۸۔۲۵۷۔

۹۹۔ ابن ابی الدنیا کا ذکر حاشیہ نمبر ۸٦، میں گزر چکا ہے۔

۱۰۰۔ ابن حجر کے حالات حاشیہ نمبر ۵۲ میں گزر چکا ہے۔

۱۰۱۔ بیہقی کا حاشیہ نمبر ٦۰ میں گزر چکا ہے، اس کی یہ کتاب طبع شدہ ہے اور اہل علم میں متداول ہے۔

۱۰۲۔ العروی کے حالات دیکھیں'' شذرات الذہب ابن العماذ'' ۳، ٦۔۳٦۵۔

۱۰۳۔ المروزی کے حالات دیکھیں سابق مرجع ۲۔ ۷۔ ٦٦ یہ کتاب دار الکتب العلمیہ بیروت سے ۱۴۱۸ھ۔ ۱۹۹۷ میں پہلی مرتبہ طبع ہوئی ہے۔

۱۰۴۔ عبداللہ بن مبارک کے حالات دیکھیں ''شذرات الذہب ابن العماذ'' ۱، ۲۹۵۔